Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 30 اگست 2000ء - 29 جمادی الاول 1421 ہجری - 30 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 197

شفا کی دعا

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ آپ بیمار ہیں۔ فرمایا ہاں اس پر جبریل علیہ السلام نے ان الفاظ میں حضورؐ کو دم کیا۔

اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں اللہ آپ کو بیماری سے بچائے گا۔
اور ہر نفس اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے آپ کو محفوظ رکھے گا اور آپ کو شفا دے گا۔
اللہ کے نام کے ساتھ میں دم کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب الطب)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب: 30 جولائی 2000

شدید کھانسی کی بیماری حضور کی دعا سے بغیر علاج اچھی ہو گئی

سردارنی کی درخواست پر اس کے گاؤں میں شب باشی کی

بیعت کے وقت پوچھا کوئی وظیفہ بتائیں فرمایا قادیان بار بار آیا کرو

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)   (قسط نمبر 6)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب

ابن بابو جمال الدین صاحب

زیارت و بیعت 1898ء۔ وفات 1981ء۔ آپ بریلی میں سٹیشن ماسٹر تھے کہ کسی نے حضرت مسیح موعود کا ذکر کیا۔ آپ نے قادیان جانے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ گوجرانوالہ سے قادیان آئے۔ حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھا اور بیعت کرلی۔ آپ محترم محبوب عالم خالد صاحب ناظر بیت المال آمد کے خسر تھے۔

حضرت شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا جلدی جلدی قادیان آیا کرو۔ جب میں پہلی مرتبہ قادیان گیا تو بہت چھوٹا تھا۔ دوسری مرتبہ گیا تو کئی بار حضرت مسیح موعود کو دبانے کی سعادت حاصل کی۔ مکانوں کے گرد پہرہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کی خبر سنی۔ پہرہ دینے والوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں ہوا کرتی تھیں۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحب

امرتسری ابن میاں محمد بخش

صاحب

زیارت 1898ء بیعت اپریل 1900ء۔ دینی کاموں میں پیش پیش رہنے والے اور دین کی خاطر غیرت دکھانے والے تھے۔ دین کی خاطر ہر مشقت برداشت کرتے تھے۔ تہجد باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ دعاؤں میں مصروف رہتے۔ زیادہ علم نہ تھا۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ جگر ماؤف ہو جانے سے امرتسر میں بیمار ہوئے۔ مولا بخش صاحب سے ہومیو پیتھک علاج کرایا۔ 66 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود امرتسر تشریف لائے۔ نور احمد صاحب مالک پریس ریاض ہند کے ہاں قیام کیا۔ وہاں جگہ تنگ تھی فرمایا کہ دل تنگ نہ ہو۔ لوگ اتنے تھے کہ سجدہ نہیں ہوتا تھا حضرت مسیح موعود نے فرمایا پیٹھوں پر سجدہ کرلیا کرو۔

مباحثہ کے پہلے روز کوٹھی خوب سجائی گئی تھی۔ فرش شاندار تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرش ہٹوا دیا۔ حضور کو کرسی پیش کی گئی تو فرمایا اس وقت کرسی نہیں لے سکتا۔ یہ مذہبی مناظرہ ہے۔ کرسی کی طلب نہیں۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا مگر حضور نے کرسیاں اور قالین ہٹوا دیئے۔ مناظرہ شروع ہوا۔ اس دوران حسین شاہ صاحب ہیڈ کانسٹیبل گئے اور کھانڈ اور شربت لے آئے۔ حضور نے فرمایا خون جگر پی رہا ہوں۔ جس کو شربت کی طلب ہے پانی پیئے اور جس کو پانی کی طلب ہے صبر کرے۔

بارہ بجے حضور باہر نکلے۔ میر غلام محمود صاحب آگئے۔ میر صاحب نے گاڑی پیش کی اور عرض کیا گاڑی میں تشریف رکھیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا نہیں۔ میرے دوست کہاں بیٹھیں گے۔ حضور سب کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ وہ رئیس تھے وہ تمام احباب کو گاڑیوں پر سوار کر کے لے گئے۔ کھانے کا انتظام بھی انہوں نے کیا۔ وہ حضرت مسیح موعود کی دینی حمایت دیکھ کر آپ کے حامی ہو گئے۔

غالباً ستمبر 1900ء میں والد کو بیعت کرانے لے کر گئے۔ وہاں ایک شخص تھا جس نے مخالفت میں اشتہار شائع کرایا تھا۔ اس نے کہا کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ حضور فارغ ہوئے تو قرآن و حدیث اور عقلی دلائل پر بات کی۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا اب میں واپس جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔

حضرت محمد حمید الدین

صاحب ولد بابو فضل دین

صاحب سکنہ مکیریاں

آپ فرماتے ہیں کہ 1907ء میں جب میری عمر 7 سال تھی مجھے کھانسی کی سخت تکلیف ہو گئی۔ میں اپنی خالہ کے ساتھ قادیان گیا۔ مرض نے اس قدر غلبہ پالیا تھا کہ پانی کا گھونٹ بھی نہ پیا جاتا تھا۔ کھانا چھوٹ گیا۔ دوسرے حکماء کے علاوہ حضرت مولوی نور الدین صاحب سے بھی علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ میری خالہ کا نام برکت بی بی دختر مولوی عزیز الدین تھا۔ ان کو لوگوں نے کہا کہ یہ مرض متعدی ہے دوسروں کو لگ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے اس لڑکے کو نہ لایا کریں۔ میری خالہ نے حضرت مسیح موعود سے دعا کے لئے عرض کیا۔ میں نے اپنی عمر کے لحاظ سے ٹوٹی پھوٹی زبان میں اپنی بیماری کی حالت

مسلسل صفحہ 2 پر

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء کے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔ (نگران امداد طلباء)

ضروری اعلان

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری کے بعد انتقال کے اندراج کے بعد اب موقع پر نشاندہی حاصل کرکے کم از کم چار دیواری تعمیر کریں۔ بدوں قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر صاحب عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرض کی۔ حضور نے دعا کی اور مرض بغیر علاج کے رفع ہو گیا۔ آج جبکہ میری عمر 40 سال ہے پھر یہ مرض مجھ کو لاحق نہیں ہوئی۔

حضرت حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ

بیعت 1899ء۔ 1900ء کے لگ بھگ حضرت مسیح موعود محمد حسین کے مقدمہ میں پیش ہونے دھاری وال گئے تو یہ ہمراہ تھے۔ دسمبر 1938ء میں نمونیہ سے وفات پائی۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ 1900ء کے قریب کے زمانہ کا ذکر ہے۔ جلسہ سالانہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود کا خطاب بہت لمبا ہو گیا۔ ایک بج گیا۔ لوگوں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ خطبہ بھی مختصر کریں اور قراءت بھی۔ لوگ تذبذب میں پڑ گئے کہ بھوک سے پیٹ میں گدگدیاں ہو رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا اول طعام بعد کلام پر عمل کرو۔ حضور کو کس قدر مریدوں کا خیال تھا۔

1900ء کے لگ بھگ حضرت صاحب اور محمد حسین کا مقدمہ تھا۔ خاکسار اور سیٹھ اسماعیل صاحب اور 7-8 افراد جن کے نام یاد نہیں ساتھ تھے حضرت صاحب پالکی پر تھے باقی پا پیادہ ساتھ تھے۔ سیٹھ صاحب کو حضور نے فرمایا آپ یکہ پر سوار ہو جائیں۔ انہوں نے کہا حضور ساری عمر میں ایک بار یکہ پر سوار ہوا تھا گر پڑا تھا۔ تاہم وہ یکہ پر سوار ہوئے اور راستے میں جاتے ہوئے گر پڑے۔ حضور نے فرمایا آپ پالکی میں بیٹھیں۔ سیٹھ صاحب نے ادب کی وجہ سے انکار کیا۔ حضور نے فرمایا یکہ پر آگے بیٹھیں۔ چار آدمیوں کو یکے کے ارد گرد متعین کیا کہ گر نہ جائیں۔ راستے میں ایک گاؤں آیا ساتھ کنواں تھا۔ حضرت اقدس کے حکم پر سب ٹھہر گئے اور ظہر و عصر جمع کر کے حضور کی اقتداء میں پڑھیں۔ تمام لوگ جن میں حضرت مولوی نور الدین صاحب بھی شامل تھے ایک اور گاؤں پہنچ گئے۔ وہاں رات کے قیام کا انتظام تھا۔ گاؤں کی مالکن نے اپنے کاردار کو بھیجا جو مسلمان تھا۔ انہوں نے کہا کہ سردارنی کہتی ہے کہ آپ یہیں شب باش ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام کر دیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا ہمارا انتظام فلاں گاؤں میں ہے۔ اس نے پھر کہلوایا کہ میں بیوہ عورت ہوں اس لئے آپ نے انکار کیا ہے۔ آپ نے میرا دل توڑ دیا ہے۔ آپ کے اور میرے خاندان کے تعلقات ہیں۔ سردار صاحب زندہ ہوتے تو کیا آپ انکار کرتے؟ حضور نے فرمایا اچھا یہیں شب باش ہوتے ہیں۔ دوسرے گاؤں اطلاع بھجوا دی کہ یہیں آ جائیں۔ قریباً ساری رات کاغذات مقدمہ دیکھتے ہوئے بسر ہوئی۔ صبح دھاری وال گئے۔

اگلے روز ساتھیوں میں سے کسی نے شربت نہ پینا چاہا کہ روزہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا سفر میں روزہ نہیں۔ کیوں روزہ رکھا۔ کھولو۔ ایک نے کہا کہ اب تو دن گزر گیا ہے کیا ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس کی جگہ ایک روزہ تو رکھنا ہی پڑے گا۔

حضرت میاں میرا بخش صاحب ولد میاں شرف الدین صاحب گوجرانوالہ

پیدائش 1869ء۔ بیعت 1900ء۔ فرماتے ہیں میرے بھائی غلام رسول پہلے احمدی ہوئے۔ میں ان کی دکان پر جاتا ان کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ گو یہ ان پڑھ تھے مگر باتیں لاجواب کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ ٹریکٹ مجھے دیئے۔ میں نے پڑھے۔ دل پر بہت اثر ہوا۔ رات خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ایک کتاب پڑھ رہے ہیں اور بتایا کہ یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تقطیع کی ہے مرزا صاحب کی کتاب تو بڑی تقطیع کی ہے۔

صبح اٹھا تو دیکھا کہ غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ایک کتاب پڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے وہ یہ ہے۔ میں نے کہا کہ کتاب تو رات خواب میں مل چکی ہے۔ یہ ازالہ اوہام تھی۔ میں نے اس کو پڑھا۔ میرے بھائی نے پوچھا کہ اب بھی کوئی شک و شبہ باقی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اور بیعت کا خط لکھ دیا۔

میری قادیان میں موجودگی میں ایک عیسائی لڑکا کاغذ پر سوال لکھ کر لایا۔ اور کہنے لگا اگر جواب مل گیا تو مرزا صاحب کو سچا سمجھوں گا۔ حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تو جو تقریر راستے میں فرمائی اس میں لڑکے کے تمام سوالوں کا جواب آگیا۔ لڑکے نے میری موجودگی میں اقرار کیا کہ سب سوالوں کے جواب مل گئے۔

حضرت سید ڈاکٹر غلام غوث صاحب

بیعت 1900ء۔ زیارت 1901ء۔ حضرت ڈاکٹر صاحب روایت کرتے ہیں کہ شروع ستمبر 1898ء میں میں مشرقی افریقہ جا رہا تھا۔ ڈاکٹر احمد علی صاحب اور حضرت حافظ صاحب میرے میڈیکل سکول لاہور کے واقف تھے۔ وہ احمدی ہو چکے تھے۔ ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ میں اپنے شکوک پیش کرتا رہا۔ 18 یوم کے سفر کے بعد جہاز ممباسہ پہنچا۔ میرے تمام اعتراضات رفع ہو چکے تھے۔ دو ماہ ان کے ساتھ رہا۔ ساتھ ہی نمازیں پڑھتا رہا۔

میں نے الحکم میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کے بھائی ایوب بیگ صاحب کے حالات لکھے۔ میں نے بیعت کی منظوری کا خط لکھا۔ جواب آیا جس کا آخری فقرہ یہ تھا اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ نومبر 1903ء میں قادیان میں ایک سال رہا۔

کرم دین بھیں کے مقدمہ کے وقت میں قادیان میں تھا۔ میں بھی ساتھ رہا۔ بہت سے معجزات دیکھے۔

8۔ اکتوبر 1904ء کو کرم دین کو 50 روپے اور سراج الاخبار کو 40 روپے جرمانے کا حکم ہوا۔ مجسٹریٹ کے بلانے پر حضرت مسیح موعود گئے اس نے 200 روپے جرمانہ کر دیا۔ احباب کو بڑا دکھ ہوا کہ کرم دین کو جھوٹا کہہ کر جرمانہ کیا گیا اور حضور کو جھوٹا کہا جانے پر جرمانہ کر دیا۔ یہ عجیب فیصلہ تھا۔

آخر انتقال مقدمہ کی درخواست پیش کی گئی جو ڈپٹی کمشنر نے رد کر دی۔ احباب کو بڑا ملال ہوا کہ اب پھر چندو لعل مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ پیش ہو گا۔ حضور بیمار ہو گئے اور واپس آ گئے۔ بیماری کا سرٹیفکیٹ پیش کر دیا گیا۔ اس کی تنزلی ہو کر تبادلہ ملتان ہو گیا۔

حضور نماز عموماً دوسرے امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ظہر و عصر کی نماز حضور نے خود پڑھائی۔ اس نماز کی لذت آج تک یاد ہے۔

میرا قیام قادیان میں رہا۔ ملازمت چھوٹ گئی۔ پنشن میں بھی نقصان ہوا مگر اللہ نے دیگر ذرائع سے پورا کر دیا۔

بیعت کے وقت پوچھا حضور کوئی وظیفہ بتائیں۔ حضور نے فرمایا قادیان بار بار آیا کرو۔ حضرت مسیح موعود نے ایک بار فرمایا غلام غوث باصفا آدمی ہے۔

ایک دفعہ کسی نے جنوں کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے رابطے میں نہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 3/ستمبر 2000ء

12-55 a.m	عربی پروگرام۔
1-25 a.m	چلڈرنز کلاس۔
2-40 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
3-00 a.m.	جرمن ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-50 a.m.	کوئز۔ خطبات امام۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 424
6-00 a.m.	کینیڈین پروگرام۔
7-00 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر 418
8-30 a.m.	ڈینش سیکھئے۔
8-50 a.m.	چلڈرنز کلاس
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-05 a.m.	کوئز۔ خطبات امام۔
11-20 a.m.	جرمن ملاقات
12-30 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 424
1-30 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 418.
2-40 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-45 p.m.	چائنیز سیکھئے۔
5-15 p.m.	ناصرات اور ینگ لجنہ سے ملاقات
6-15 p.m.	بنگالی سروس۔
7-20 p.m.	خطبہ جمعہ۔
8-35 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
9-05 p.m.	جرمن سروس۔
10-15 p.m.	تلاوت۔
10-20 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 419
11-50 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 425

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوموار 4/ستمبر 2000ء

12-50 a.m.	البانین پروگرام۔
1-20 a.m.	درس القرآن نمبر 20
3-00 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 419
6-15 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
6-55 a.m.	اردو کلاس نمبر 419
8-20 a.m.	چائنیز سیکھئے۔
8-55 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
10-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-10 a.m.	درس القرآن نمبر 20
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 425
1-45 p.m.	اردو کلاس نمبر 419
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m.	نارویجین سیکھئے۔
5-10 p.m.	فرانسیسی پروگرام
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر 151
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-10 p.m.	اردو کلاس نمبر 420
11-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 426

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیۂ خون دیکر
دکھی انسانیت کی
خدمت کیجئے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب

جرأت مند، اصول پرست اور صداقت شعار

حضرت بابو فقیر علی صاحب کی سیرت کے چند نمایاں پہلو

مختصر تعارف

حضرت بابو فقیر علی صاحب ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے۔ آپ سندھ میں ریلوے میں ملازم تھے۔ 1905ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ اور دوبار قادیان آکر زیارت کی۔ 1928ء میں قادیان تک ریل گاڑی جاری ہونے پر آپ اولین سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔ بعمر قریباً اسی سال 14/ دسمبر 1959ء کو آپ نے وفات پائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کی سیرۃ کے درخشندہ پہلو یہ تھے کہ آپ احمدیت کے سچے فدائی۔ عابد و زاہد۔ باجماعت نماز اور تہجد کا التزام کرنے والے۔ دینی مطالعہ کے شائق۔ منکسر المزاج۔ رشوت خوری کے بحر عصیاں میں گھرے رہنے کے باوجود سختی سے اس سے اور کسب حرام سے بلکہ مال و منال سے نفور۔ سیر چشم۔ قناعت پسند۔ عسر میں بھی انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے۔ ملازمت کے مفوضہ فرائض کی ادائیگی دیانتداری۔ جرأت مندی اور بااصول طور پر کرنے والے۔ تحریکات سلسلہ میں حسب استطاعت بڑھ بڑھ کر حصہ لینے والے۔ نہایت مستعدی کے ساتھ بے باک دعوت الی اللہ کا جوش رکھنے والے بزرگ تھے۔ دل بہ یارو دست بہ کار کا ایک عجیب نمونہ تھے۔

(رفقائے احمد جلد سوم ص11)

سیر چشمی۔ قناعت۔ سادگی اور عسر میں انفاق فی سبیل اللہ

آپ کے فرزند ایم۔ بشیر احمد صاحب آپ کی سیر چشمی۔ قناعت اور تنگی میں انفاق فی سبیل اللہ کے تعلق میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب دورے کر کے ضروریات سلسلہ کے لئے روپیہ احباب سے جمع کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت میر صاحب نے ایک ایسے موقعہ پر آپ سے امرتسر میں چندہ مانگا کہ آپ تہی دست تھے۔ آپ نے بتایا کہ میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ لیکن حضرت ممدوح تحریک کرتے ہوئے باربار فرماتے کہ کچھ دو۔ سوال و جواب ہوتا رہا۔ ڈیوٹی کا وقت ختم ہونے پر آپ کو ساتھ لے کر بابو صاحب گھر پہنچے۔ اور آٹے والا ٹین لا کر دکھایا جس میں صرف آدھ سیر کے قریب آٹا تھا۔ اور حلفاً عرض کیا کہ ہمارے پاس یہی کچھ ہے۔ حضرت ممدوح نے اپنے کپڑے میں وہی انڈیل کر قبول کر لیا۔ اس گھرانے کے لئے یہ بھی بڑی قربانی تھی۔ انہیں رات بغیر کھانے کے بسر کرنی پڑی۔

اسی طرح جب حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان سے لندن روانہ ہوئے تو امرتسر ریلوے سٹیشن پر بابو صاحب نے آپ کو اپنے ہاں چائے پینے کی دعوت دی۔ دیگر بہت سے احباب بھی ساتھ چل پڑے گھر پر چائے تو تیار ہو گئی۔ لیکن اتنے افراد کے لئے اس غریب صاحب خانہ کے ہاں پیالیاں کہاں تھیں۔ اور اس زمانہ میں چائے کا رواج بے حد کم تھا۔ سو گھر میں میسر برتنوں حتیٰ کہ گھڑوں کے ڈھکنوں وغیرہ تک میں آپ نے چائے پلائی۔

آپ کے بیٹے ایم بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ چھوٹے ریلوے سٹیشنوں پر زمیندار بالعموم بلا ٹکٹ سفر کرتے اور بلا کرایہ سامان لاتے یا لے جاتے ہیں۔ اور اس پر چشم پوشی کے عوض سٹیشن ماسٹر کو بھینس کے لئے بھوسہ اور گھر کے لئے اناج مفت فراہم کرتے ہیں۔ لیکن بابو صاحب ایسی ناجائز مراعات نہیں دیتے تھے۔ نیز آپ کی دیانتداری کی وجہ سے سٹیشن کا تیل مٹی اور سٹیشنری وغیرہ کا خرچ کم ہو جاتا تھا۔ کیونکہ آپ گھر کے لئے ان سرکاری اشیاء کا استعمال حرام سمجھتے تھے۔ تبادلہ ہونے پر جو نیا سٹیشن ماسٹر آتا وہ ان اشیاء کے سرکاری طور پر ملنے پر بہت سٹ پٹاتا۔ کیونکہ اپنے گھر کی ضروریات پر صرف کرنے کی گنجائش نہ پاتا۔ اور غصہ میں کہتا کہ بابو فقیر علی نے تو اس سٹیشن کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ چونکہ رشوت نہ لیتے۔ دوسروں کی طرح ٹریفک انسپکٹر کو حصہ نہ دے سکتے تھے۔ اس لئے اس کے عتاب کے مورد بنتے اور وہ اس قسم کی جھوٹی رپورٹیں آپ کے خلاف کرتا کہ سٹیشن کے سگنلز کے شیشے صاف نہیں۔ روشنی مدھم ہے وغیرہ۔

(رفقائے احمد جلد سوم ص54، 53)

جرأت و اصول پرستی

ایم بشیر احمد صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب ریلوے قوانین کی نہ صرف خود سختی سے پابندی کرتے تھے بلکہ دوسروں سے بھی پابندی کراتے تھے۔ قلی جو گھر سے سٹیشن پر آپ کا کھانا لاتا۔ آپ اس کا معاوضہ بھی ادا کرتے تھے۔ ہندوؤں کی طرف سے آپ کی مخالفت ہوتی تھی۔ چنانچہ 1919ء کے مارشل لاء کے ایام میں جس کا آغاز ہی امرتسر سے ہوا تھا۔ آپ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے اور ریل گاڑیوں کی آمدورفت سنبھالے رکھی۔ لیکن ان حالات کی وجہ سے اور آپ کی دعوت الی اللہ کی مساعی کے باعث ہندوؤں کی طرف سے جو تمام محکموں پر چھائے ہوئے تھے۔ آپ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی رہی اور زیادہ ترقی نہ ہو سکی۔ البتہ گرفت میں لینے کی مساعی ان مخالفین کی ناکام رہتی تھی۔ چنانچہ جب آپ کا تبادلہ سکھر سے لاہور ہوا۔ اس وقت آپ کے والد صاحب کے انتقال کی وجہ سے آپ کی ہمشیرہ آپ کی سرپرستی میں تھیں۔ اس لئے جب ان کا پاس لینا چاہا تو ہیڈ آفس نے دریافت کیا کہ سٹھارجہ سے سکھر کو تبادلہ ہوا تو آپ نے ہمشیرہ کا پاس نہیں لیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بلا ٹکٹ سفر کرایا تھا۔ آپ نے مطلع کیا بلینک پیپر پر نصف ٹکٹ اس تاریخ کو جو بنایا گیا تھا وہ اسی بچی کا تھا۔

میاں صاحب موصوف یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ سٹیشن گوروست ستلانی پر تبدیل ہوئے تو پہلے ہی روز باوجود نحیف ہونے کے آپ نے چار موٹے تازے سکھ جاٹوں کو روک لیا۔ اور کہا کہ تم نے بغیر ٹکٹ سفر کیا ہے۔ رقم ادا کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے آج تک کبھی ٹکٹ نہیں لیا۔ آپ نے کہا کہ میں سرکاری ملازم ہوں۔ آپ سے ٹکٹ لوں گا یا رقم اور باتیں کرتے ہوئے انہیں اپنے کمرے میں لے گئے اور تار کے ذریعہ اٹاری سٹیشن پر اطلاع دی۔ چنانچہ دو میل کا فاصلہ طے کر کے پولیس پہنچ گئی۔ آپ نے میمو بنا کر پولیس کے سپرد کر دیا۔ ان لوگوں نے اس یقینی خطرہ کے پیش نظر کہ اب پولیس ہتھکڑی لگا کر لے جائے گی رقم ادا کر دی۔ اور بابو صاحب کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم سے رقم وصول کی گئی ہے۔ ہم آج رات ہی آپ سے یہ رقم وصول کر لیں گے۔ بابو صاحب نے کہا باپ کے بیٹے ہو تو کوتاہی ہرگز نہ کرنا۔ انہوں نے حیران ہو کر ایک قلی سے کہا کہ یہ مولوی کیا مصیبت آگیا ہے۔ ہم آج ہی اس کا گھر لوٹ لیں گے۔ اس نے کہا کہ ان کے گھر میں ٹوٹی ہوئی صف۔ مٹی کا لوٹا۔ مٹی کی کنالی۔ اور مٹی ہی کی ہنڈیا ہے۔ دھات کا کوئی برتن نہیں۔ ان کی بیوی کے پاس پیتل تک کا زیور نہیں۔ البتہ اگر انہیں زدوکوب کرنے کا ارادہ کیا تو یہ جان لو وہ جماعت احمدیہ کے فرد ہیں۔ ان کی جماعتی تنظیم ان کی مدد کرے گی۔ اور آپ کا سارا گاؤں اس ظلم کی پاداش میں تباہ ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کئی سال تک اس سٹیشن پر متعین رہے اور آپ کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ اور کبھی کسی کو بغیر ٹکٹ وہاں اترنے کی جرأت نہ ہوئی۔

(رفقائے احمد جلد سوم ص51، 50)

دل بہ یارو دست بہ کار

آپ "دل بہ یارو دست بہ کار" پر عمل پیرا تھے۔ ایم بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں آپ امرتسر میں متعین تھے۔ انگریز سٹیشن ماسٹر آپ کو بہت تنگ کرتا تھا۔ اس زمانہ میں انگریزوں کا رعب داب بھی بہت تھا۔ وہ کہتا تھا۔ مولوی صاحب! کوئی حادثہ کروادوگے۔ ہر وقت نماز پڑھتے رہتے ہو۔ آپ اس کی ایسی باتوں سے بہت تنگ پڑے۔ ایک روز دروازہ اور کھڑکی آپ نے بند کی اور اس کے قریب ہو کر بات کرنے لگے۔ تو وہ گھبرا گیا مبادا آپ حملہ کر دیں۔ آپ نے اسے اطمینان دلایا کہ میرا ایسا ارادہ نہیں۔ میں علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ آپ دفتر میں قضائے حاجت پر وقت صرف کرتے ہیں۔ اسی طرح چائے سگریٹ پینے پر بھی۔ پھر مجھ پر معترض کیوں ہیں۔ کہنے لگا یہ امور تو مقتضائے طبیعت ہیں۔ آپ نے کہا میں آپ کے ماتحت ہوں۔ آپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ لیکن صرف الٰہی احکام میں جو فرض منصبی سے متعلق ہوں۔ دیگر امور کے متعلق اطاعت مجھ پر فرض نہیں۔ اس لئے نمازوں سے آپ کے کہنے پر میں رک نہیں سکتا۔ میری غفلت سے حادثہ رونما ہو یا ٹرین میں تاخیر ہو جائے تو بے شک آپ مجھ سے نرمی کا سلوک نہ کریں۔ یہ کہہ کر آپ نے دروازہ اور کھڑکی کھول دی۔ وہ آپ کی گفتگو سے بہت حیران ہوا۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ تھوڑا وقت ملا تو دوڑ کر پیشاب کر آئے۔ اسی طرح وقت ملنے پر لوٹا بھر لاتے پھر وضو کر لیتے۔ پھر نماز ادا کر لیتے۔ اللہ تعالیٰ مقلب القلوب ہے اور وہ اپنے بندوں کا معین و مددگار ہے۔ اس گفتگو کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ آپ کے لوٹے کو ہاتھ ڈالتے ہی وہ کہتا۔ مولوی صاحب! آپ تسلی سے نماز پڑھیں۔ میں آپ کے کام کا خیال رکھوں گا۔ ایک دن آپ کا روکھا سوکھا کھانا دیکھ کر بھی اس پر بہت اثر ہوا کہ ان کا یہ حال ہے۔ (رفقائے احمد جلد سوم ص55)

مال و منال سے نفرت اور کسب حلال سے محبت

آپ نے سنا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامت کے روز میں غرباء کے ساتھ اٹھوں گا یا ہوں گا۔ اس بات کا آپ کے قلب صافی پر یہ گہرا اثر ہوا کہ زیادہ فارغ البالی کی نسبت غریبانہ زندگی روحانیت کے لئے مفید ہوتی ہے۔ چنانچہ احمد پور سٹیشن پر تعیناتی کے عرصہ میں آپ یہ دعائیں کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے امیر نہ کیجیو۔ بلکہ غریب ہی رکھیو اور تیس روپے ماہوار سے میری تنخواہ نہ بڑھنے پائے۔ اس زمانہ میں سٹیشن ماسٹر کی تنخواہ کی آخر حد یہی تھی۔ اس وقت کے سٹیشن ماسٹر کا لڑکا جو آپ کا ہم عمر اور ان دعاؤں کا شاہد تھا۔ پندرہ سال بعد آپ سے امرتسر میں ملا۔ اس نے یہ یاد دلا کر دریافت کیا کہ اب آپ کی ماہوار تنخواہ کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ اس وقت میری تنخواہ باسٹھ روپے ہے جو اس زمانہ کے تیس روپے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ اور میرے حالات اور طرز بود و باش حسب سابق غریبانہ ہے۔

سکھر کا واقعہ ہے کہ سفر پر جانے کے لئے کچھ سامان آپ۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ اور ہمشیرگان اٹھائے ریلوے سٹیشن کو جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں چند ریلوے بابو ملے۔ انہوں نے تمسخرانہ انداز سے سلام کیا اور قہقہے لگائے۔ بعد میں بھی وہ دفتر میں اور پلیٹ فارم پر اسی رنگ میں آپ کا مذاق اڑا کر آپ کو تنگ کرتے اور کہتے مولوی فقیر علی صاحب سٹیشن ماسٹری کے عہدہ کو بدنام کرتے ہیں۔ تانگہ وغیرہ کی بجائے مولویانی صاحبہ اور لڑکیوں سے سامان اٹھواتے ہیں اور خود بھی سامان اٹھاتے ہیں۔ آخر تنگ آکر ایک روز آپ نے ان بابو صاحبان سے کہا کنجوس اور بے شرم میں ہوں یا تم لوگ جو ریلوے محکمہ کا تیل اور سامان نیز لوگوں کے پارسل۔ بوریوں اور گاڑیوں سے سامان اور پھل چوری کرتے ہو۔ بلٹیوں کی رشوت لیتے ہو۔ ریل گاڑی میں ٹکٹ کے بغیر سفر کرتے ہو؟ کیا آپ نے کبھی مجھے ان ناواجب امور کا مرتکب ہوتے دیکھا ہے؟ جب میرے پاس زیادہ روپیہ نہ ہو تو میں کہاں سے خرچ کروں؟ اور میں نے اور مستورات نے اپنا سامان خود اٹھا لیا تو اس میں کون سی ذلت ہے تم حرام کماتے اور حرام کھاتے ہو۔ لوگوں کی موجودگی میں یہ باتیں سن کر وہ لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور نہ صرف یہ کہ اس روش سے باز آ گئے بلکہ عزت و احترام سے پیش آنے لگے۔

(رفقائے احمد جلد سوم)

خدمت خلق

آپ کے صاحبزادے ایم بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ امرتسر کی تعیناتی کے عرصہ میں خصوصاً احمدی مسافروں کی خدمت کا آپ کو خوب موقعہ ملا بابو صاحب لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں گارڈ۔ ریلوے انسپکٹر اور بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹر انگریز ہوتے تھے۔ پڈعیدن سے خان پور تک کا ریلوے عملہ سوائے دو مسلمانوں کے سارا ہندو تھا۔ البتہ چونکہ مال گاڑیوں کے گارڈ یا انجنوں کے سٹاف معمولی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ان میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ اس زمانہ میں میٹرک پاس ہونے کی وجہ سے میں تعلیم یافتہ شمار ہوتا تھا اور یہ ریلوے عملہ مجھ سے درخواستیں لکھواتا تھا۔

ریلوے عملہ کے ہر ملازم کے لئے حصول ثواب کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ دوران سفر جھٹ پٹ سے ایک سٹیشن قبل ایک مسلمان ہیڈ ماسٹر کی اہلیہ کو زچگی شروع ہو گئی۔ ہندو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نے اسے بتایا کہ اگلے سٹیشن پر ایک مسلمان اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ڈیوٹی پر ہے۔ آپ وہاں پہنچیں۔ چنانچہ گاڑی آئی تو میں نے اس خاتون کو پلنگ پر اٹھوا کر اپنے گھر بھجوا دیا۔ اور ساتھ ہی اپنے افسر سٹیشن ماسٹر اور اس کی اہلیہ کو بھی بلوا لیا۔ اور ایک بلوچ لیوی سوار کو ایک تیز گھوڑے پر بھجوا دیا تا پچیس میل کے فاصلہ سے دایہ کو لے آئے۔ میری اہلیہ نے اس خاتون کو اچھی طرح سنبھال لیا۔ خدمت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے چار لڑکیوں کے بعد بیٹا عطا کیا۔ دایہ بُعد مسافت کی وجہ سے بعد میں پہنچ سکی۔ اس خوشخبری کی وجہ سے ہیڈ ماسٹر صاحب کے کئی اقارب ہمارے ہاں آئے اور یہ خاندان دس روز تک میرے ہاں مقیم رہا۔

(رفقائے احمد جلد سوم ص 50'49)

صداقت شعاری کی برکت

سٹیشن سٹھارجہ کی بات ہے کہ ایک رات ایک گاڑی گزرنے کے بعد آپ اور کانٹے والے وغیرہ سب سو گئے۔ ڈاک گاڑی کو پینتیس منٹ باہر رکنا پڑا۔ آخر گارڈ نے سیکنڈ گارڈ بھجوایا۔ اتنے میں آپ بیدار ہو گئے اور جلدی سے کانٹے والے کو بھجوایا۔ دوسرے سٹیشن سے لائن کلیئر لیا۔ آپ نے تاخیر والا وقت درج کیا اور ادھر گارڈ نے رپورٹ کر دی کہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے سو جانے کی وجہ سے گاڑی کو تاخیر ہو گئی۔ اور اسے جگانے کے لئے مجھے سیکنڈ گارڈ بھجوانا پڑا۔ آپ نے صبح ہی اس افسر کو درخواست بھجوا دی کہ گزشتہ رات اپنی بیوی کی زچگی کی وجہ سے میں سو نہیں سکا تھا۔ اس لئے آج رات ڈیوٹی پر سو گیا۔ یہ قصور درگزر فرمائیں۔ میں شرمسار ہوں اصلاح کر لوں گا۔ اور سزا سے بھی اصلاح ہی مقصود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی بندہ کے بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ایسی چٹھی بھجوانے پر آپ کو تنزلی کی افواہ پہنچی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کر دیا اور آپ سکھر پہنچے۔ دفتر بند تھا۔ ہیڈ آفس کے ہیڈ کلرک سے جو ہندو تھا اس کے گھر پر ملے۔ تو اس نے ملتے ہی مبارکباد دی کہ آپ کی چٹھی پڑھنے سے پہلے ڈی' ٹی افسر نے تنزلی کا حکم دیا تھا مگر آپ کی چٹھی پڑھ کر اسے منسوخ کر کے صرف دو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ مذاق نہ کریں لیکن اس نے یقین دلایا۔ واپس آنے پر ڈاک میں یہ حکم موصول ہوا۔ چنانچہ لائن کے ریلوے سٹاف میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ امر حضرت مرزا صاحب قادیان کا معجزہ ہے۔ ڈاک گاڑی کو پانچ منٹ تاخیر کرنے کا جرمانہ پانچ روپے ہوتا ہے۔ جو بعض دفعہ بذریعہ تار کیا جاتا ہے اور یہاں پینتیس منٹ روکنے اور ڈیوٹی پر سو جانے کا جرمانہ صرف دو روپے ہوا۔

(رفقائے احمد جلد سوم ص 26'25)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میاں منور احمد صاحب

تاریخ کائنات

کائنات کا آغاز قریباً 12 ارب برس قبل ایک زبردست دھماکہ (Big Bang) کی صورت میں ہوا۔ ابتداء (پہلے سیکنڈ کے کھربویں حصہ میں) اس کی کثافت (10^{27} g/C.M^{3}) کا اندازہ یوں لگا سکتے ہیں کہ اس وقت زمین کے وزن جتنے کرہ کا حجم ایک مکعب انچ سے بھی کم ہو گا۔ یہ وہ وقت تھا جب بنیادی ذرات بے انتہا رفتار اور توانائی کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے درجہ حرارت 10^{16} سنٹی گریڈ یعنی تقریباً دس ہزار کھرب سنٹی گریڈ تھا۔

مادہ بنیادی ذرات سے مل کر بنا ہے۔ علاوہ بنیادی ذرات کے مخالف بنیادی ذرات کی موجودگی بھی ثابت ہو چکی ہے۔ مخالف بنیادی ذرات مخالف مادہ تشکیل دیتے ہیں۔ بنیادی ذرات اور مخالف بنیادی ذرات کے ملنے سے بے پناہ توانائی پیدا ہوتی ہے۔ ابتداء میں زبردست توانائی اور حرارت کا مبدء یہی عمل تھا۔ مگر جیسے جیسے کائنات میں وسعت ہوئی نتیجتاً کثافت بھی کم ہوئی درجہ حرارت بھی۔ یہ تمام تبدیلیاں یعنی زبردست کثافت' توانائی' درجہ حرارت اور وسعت وغیرہ یہ سب پیدائش کائنات کے بعد پہلے سیکنڈ کے وقفہ میں رونما ہوئیں۔

پیدائش کے ایک سیکنڈ کے بعد کائنات کے درجہ حرارت میں دس لاکھ گنا کمی واقع ہو گئی۔ یعنی درجہ حرارت تقریباً ایک ارب سنٹی گریڈ ہو چکا تھا بعینہٖ کثافت میں بھی کمی واقع ہوئی۔ اب ایک مکعب انچ کا وزن تقریباً 16 کلوگرام رہ گیا۔ ساتھ ہی ساتھ بنیادی ذرات کی توانائی میں بھی نمایاں کمی واقع ہونا شروع ہوئی۔ مگر یہ توانائی ابھی بھی اس قدر زیادہ تھی کہ ایٹم یا ایٹم کا مرکزہ بننا ناممکن تھا۔ ایٹم کا مرکزہ بننے کا عمل (Big Bang) کے وقوع پذیر ہونے کے تین منٹ بعد شروع ہوا۔

پیدائش کائنات کے وقت اور بعد کی بے انتہا توانائی اور درجہ حرارت کو کم ہونے میں صدیاں نہیں' ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سال کا عرصہ درکار تھا۔ سائنسدانوں کے اندازہ کے مطابق پیدائش یعنی (Big Bang) کے تقریباً تین لاکھ سال بعد کائنات کا درجہ حرارت دس ہزار ڈگری سنٹی گریڈ رہ گیا۔ یہ درجہ حرارت بحیثیت مجموعی تھا۔ اس وقت عناصر کے ایٹم بننے کا آغاز ہوا۔ ہائیڈروجن اور ہیلیم (دو عناصر) کی تشکیل اسی دور میں ہوئی۔ یہاں عنصر کی وضاحت خالی از دلچسپی نہ ہو گی۔ عنصر مادے کی وہ قسم ہے جس میں تمام ایٹم ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ توانائی اب مادے میں تبدیل ہونا شروع ہوئی۔ کائنات میں بے پناہ وسعت کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ اب بھی کائنات میں ان گنت ایسے گوشے ہیں جہاں کا درجہ حرارت لاکھوں کروڑوں ڈگری سنٹی گریڈ ہے۔ مگر یہ ایک دوسرے سے ہزارہا نوری سال (نوری سال وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک سال میں طے کرتی ہے جو کہ تقریباً 9 کھرب کلومیٹر بنتا ہے) کے فاصلے پر ہیں۔

پہلے پہل جو ستارے وجود میں آئے وہ ہائیڈروجن اور ہیلیم پر مشتمل تھے اس دور میں باقی ماندہ عناصر بھی وجود میں آئے۔ ابتدائی ستارے بہت ہی بڑے حجم کے تھے اور ساتھ ہی ان کا عرصہ زندگی بھی مختصر تھا۔ ان میں کچھ ایسی اندرونی تبدیلیاں واقع ہوئیں کہ یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے۔ اور یہ چھوٹے بڑے ستاروں اور سیاروں میں بٹ گئے۔ ہمارا سورج اور اس کے سیارے بھی اسی قسم کی تبدیلی کا مظہر لگتے ہیں۔

ابتدائی دھماکے (Big Bang) کی قوت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ کائنات اب تک وسعت پذیر ہے اور مزید کئی ارب سال وسعت کا امکان ہے جس کے بعد کائنات اپنی کشش ثقل کے باعث سکڑنا شروع ہو گی جس کو سائنسدان Big Crunch کا نام دیتے ہیں۔ جیسے خشک پتے دبانے پر آواز دیتے ہیں۔ Big Crunch کے وقت خشک پتوں جیسی آواز تو ہرگز پیدا نہیں ہو گی البتہ Big Bang کے مماثل ضرور کہہ سکتے ہیں۔

جس طرح کائنات کی عمر بے انتہا ہے اسی طرح اس کی وسعت بھی لامتناہی ہے۔ ستاروں کے جس گروہ (کہکشاں) میں زمین اور نظام شمسی ہے اس کی لمبائی کا اندازہ دس ہزار نوری سال ہے اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے۔ اور اس میں تقریباً

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ایک انوکھا سمر سکول

جون کی گرمی، اس کی تمازت، اس کی حدت ناقابل برداشت ہوتی چلی جاتی ہے۔ پسینہ بہتا چلا جاتا ہے، اور یہ بہتا ہوا پسینہ ہمارے کئی عزائم، کئی پروگرام، کئی فیصلے بھی ساتھ بہا لے جاتا ہے۔ مثلاً خوشگوار موسم میں اعلان ہوتا ہے کہ سکولوں میں گرمیوں کی چھٹیاں جون کے تیسرے یا دوسرے ہفتہ سے ہوں گی لیکن جب افسروں کے ایئرکنڈیشنر بھی تمازت کا مقابلہ کرنے سے عاجز آتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں تو اعلان ہو جاتا ہے کہ اس بار گرمی زیادہ پڑ رہی ہے (گویا کہ اس سے پہلے سالوں میں کبھی اتنی نہیں پڑی تھی) اس لئے اب کے سکول جلد بند کر دیئے جائیں گے۔ ایک مستحسن فیصلہ۔ کیونکہ بچوں کی صحت کا خیال بھی تو ان کے بڑوں نے ہی رکھنا ہے۔ گورنمنٹ سکول تو واقعی بند ہو گئے۔ مگر اخباریں بچوں کو ایک اور "نوید" دینے لگیں۔ پرائیویٹ سکول بھی بند ہیں مگر اب وہ خدمت خلق پہ کمربستہ ہیں۔ گرمی کی پرواہ کئے بغیر۔ اس لئے فلاں تاریخ سے فلاں فلاں سکول میں سمر سکول سٹارٹ کیا جا رہا ہے۔ سربکف آؤ، گرمی کے بھوت کا منہ چڑاتے ہوئے آؤ اور پھر سے پڑھائی میں جت جاؤ۔ بس والدین سے کہو کہ جیب ذرا ڈھیلی کریں اور تمہیں روزانہ سکول چھوڑنے کا انتظام بھی کریں۔ بات کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ گرمی تو وہی ہے جس کی وجہ سے سکول کے دروازے بند ہوئے مگر پھر کھول دیئے گئے۔

"بھئی! آپ سمجھ کیوں نہیں رہے یہ سکول کھلنے کی نہیں بلکہ سمر سکول کی بات ہو رہی ہے۔"

"اچھا! کیا بچوں کو روزانہ نہیں آنا ہوگا؟ کیا گرمی ختم ہو گئی؟ کیا والدین کو لانے لیجانے سے چھٹی ہو گئی؟" "چھوڑیئے ان سوالوں کو۔ گرمی میں جواب کہاں سوجھتا ہے"

سمر سکولوں کا انعقاد عام طور پر اس لئے ہوتا ہے کہ کچھ کتابی سبق دہرائے جائیں کچھ حقائق سمجھائے اور یاد کروائے جائیں۔ لیکن کیا اتنا ہی کافی ہے؟ کیا اسی عمل کو تعلیم کہا جاتا ہے؟ آیئے تعلیم کے متعلق کچھ سوچیں کہ یہ کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟

انگریزی لفظ Education کے دو ماخذ ہیں، ایک لاطینی اور ایک فرانسیسی، پہلے کے مطابق اس کا مطلب ہے پرورش کرنا، تربیت دینا۔ جب کہ دوسرے کے مطابق پرورش کرنے کے علاوہ کچھ اندر سے نکالنا (صلاحیتیں اجاگر کرنا) ہے۔ ڈکشنری کے مطابق اس لفظ کا مطلب ہے انسانی ذہن، کردار اور صلاحیتوں کی نشوونما کرنا۔ یعنی تعلیم کے عمل کے متعلق کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ محض کچھ معلومات کا رٹ لینا تعلیم حاصل کرنے کے مترادف گردانا جا سکتا ہے۔ اصل بات علم کی روشنی کے نتیجہ میں تربیت کا عمل ہے۔ یعنی تعلیم کا مقصد طالب علموں میں ذہنی جلا اور اخلاقی اقدار کا پیدا کرنا ہے اس لئے اردو میں ہم تعلیم کے ساتھ لفظ تربیت بھی شامل کرتے ہیں۔ ہم صرف تعلیم نہیں بلکہ تعلیم و تربیت کی بات کرتے ہیں اور یہی اصل مقصد تعلیم ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان شاندار اداروں میں بڑی خوبصورت چھپی ہوئی کتابیں تو پڑھائی جاتی ہیں لیکن وہاں طالب علموں کی تربیت کا کہاں تک اہتمام کیا جاتا ہے؟ یہ بجا کہ اکثر سکول ڈسپلن پر زور دیتے ہیں۔ صاف ستھرے رہنے پر زور دیتے ہیں لیکن کیا یہ پرکشش ادارے بچوں کو ایک بہتر سانچے میں ڈھالنے کا اہتمام بھی کرتے ہیں؟ شاید کچھ، کسی حد تک، صحیح تربیت میں تو بہت سی باتیں شامل ہیں۔ مگر ان کی تفصیل میں جانے کی بجائے ہم قارئین کو ایک محفل میں لے چلتے ہیں۔ شاید وہاں پر بات واضح ہو جائے۔

یہ لاہور کی ایک بڑی عبادت گاہ ہے۔ آج اس کا بہت بڑا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ مگر کن لوگوں سے؟ ہشاش بشاش، چمکتے ہوئے معصوم چہرے، مستقبل کے معمار، احمدیت کے چراغ جگمگاتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے اور نسبتاً بڑے بچے، بس یہی کوئی سات سے پندرہ سال تک کے۔ ہوں گے کوئی چھ سو کے قریب، مگر وہ اکیلے نہیں ان کے بزرگ، ان کے والدین بھی موجود، مگر آج بچے آگے بیٹھے ہوئے اور والدین پیچھے۔ آج بچے مقدم اور والدین موخر۔ کیونکہ یہ تقریب ہے ان نونہالوں کی، جنہوں نے شاید کوئی خاص کارنامہ کیا ہے۔ میں بھی اپنے دو پوتوں کا دادا، ایک کونے میں بیٹھا اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا جائزہ لے رہا ہوں۔ مجھے ایک انجانی خوشی، فخر و انبساط۔ ان بچوں کی آنکھوں سے جھانکتا ہوا مستقبل، چمکتی ہوئی پیشانیاں چہروں پہ دمکتی ہوئی ذہانت۔ بڑی اطمینان بخش، بڑی امید افزا۔ یہ ہیں وہ ہستیاں جو ہیں ہمارے مستقبل کی امید۔ جن سے بڑی توقعات ہیں۔ انہوں نے بڑی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں۔ کیا وہ نبھا سکیں گے؟ کیا وہ اس آزمائش میں پورے اتریں گے؟ اس کا اندازہ تو اس بات سے ہوگا کہ آیا وہ آج کے امتحان میں کامیاب ہوئے.... قارئین! آپ کہیں گے کہ یہ کیا پہیلی بوجھنے والی بات کی جا رہی ہے۔ تو آیئے اس اجتماع کی بیک گراؤنڈ معلوم کریں۔

سکولوں میں چھٹیاں ہوئیں تو احمدیہ اطفال کی تنظیم نے ایک سمر سکول کا پروگرام ترتیب دیا۔ ایک ماہ کا سمر سکول۔ 16 جون سے 15 جولائی تک۔ مگر یہ سمر سکول تھا بالکل مختلف ایک تعلیمی ہی نہیں بلکہ ایک حقیقی تربیتی پروگرام۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تربیت تعلیم کا نہ صرف اہم حصہ ہے بلکہ اصل مقصود ہے اس لئے اس پروگرام میں تربیت کے پہلو کو نمایاں کیا گیا۔ مگر یہ ایک انوکھا سمر سکول تھا۔ نہ اس میں کلاسیں ہوئیں، نہ بچوں کی سخت گرم موسم میں بھاگ دوڑ، نہ والدین کی پریڈ اور نہ ہی ان کی جیبوں میں کسی قسم کی دست اندازی۔ بچے گھر بیٹھے رہے اور ایک مقررہ نصاب پر عمل پیرا رہے، جس میں جہاں سورتیں یاد کرنا، ان کا ترجمہ جاننا، تاریخ احمدیت سے واقفیت حاصل کرنا ضروری تھا، وہاں اس سے اہم یہ کہ کیا ساری نمازیں پڑھی گئیں، جمعہ کے خطبے سنے گئے، وقت کی پابندی کی گئی۔ اور پھر ایک اور انوکھی بات کہ آیا والدین کو بھی شامل کیا گیا؟ انہیں ان کے کاروباری خول سے نکال کے ساتھ لایا گیا۔ ان سب امور کی ذمہ داری ان سات سالہ یا بارہ چودہ سولہ بچوں پہ۔ انہیں ایک تفصیلی نصاب دیا گیا، جس میں ہر عمل، ہر کام کے نمبر درج تھے۔ مثلاً اگر چاروں ہفتے پابندی سے پانچوں نمازیں ادا کی گئیں تو 900 نمبر مل گئے۔ یا اگر خاص مواقع پہ والد ساتھ گئے تو 30 نمبر اور اگر والدہ بھی گئیں تو مزید 30 نمبر۔ کیا خوب پروگرام کہ بچہ بھی چوکس۔ کتاب پہ بھی جھکا ہوا اور اللہ کے حضور بھی سربسجود۔ اور والدین بھی مستعد، اس کی تربیت میں شامل۔ اگر ان سے کوتاہی ہوئی تو نقصان بچے کا ہو رہا ہے اور کون والد یا والدہ چاہیں گے کہ ان کے تساہل سے بچہ دوسروں سے پیچھے رہ جائے۔ میں نے اپنے گھر میں دیکھا کہ پوتا گھڑی کو الارم لگاتا، تا نماز فجر میں تاخیر نہ ہو جائے۔ دوسرا کرکٹ بھولا ہوا۔ ہر ایک قرآن کریم پہ جھکا ہوا سورتیں یاد کر رہا۔ نماز کا ترجمہ سیکھ رہا۔ امتحان کے لئے بروقت پہنچنے کے لئے مستعد۔ ایک عجیب نظارہ۔ نہ کوئی چابک، نہ کوئی سزا، نہ کوئی جرمانہ، بھاگ دوڑ ایسی کہ حیران کن۔ کیا عجیب تھا یہ سمر سکول کہ ہر ایک خود بخود ہی سیکھ رہا ہے اور تربیت بھی پا رہا ہے۔

ایک بار پھر چلتے ہیں اس بڑی بیت میں جہاں جلسہ تقسیم انعامات ہو رہا ہے۔ نتیجہ کا اعلان ہوا تو میں، جو امتحانوں اور نتائج کے فیصد سے متعلق رہا ہوں، حیران و ششدر رہ گیا مگر خوش بھی ہوا جب معلوم ہوا کہ 550 بچوں میں 94 نے 2000 میں سے 2000 نمبر لئے اور قریباً انہوں نے ہی 90 فیصد۔ میں نے تو آج تک کہیں بھی اتنا شاندار نتیجہ نہیں دیکھا۔ مزید حیرانی اس وقت ہوئی جب انعام یافتگان کے نام پکارے گئے اور وہ محترم امیر صاحب سے انعام لینے آگے بڑھے۔ ایک چمکتی ہوئی آنکھوں والا کوئی سات سال کا گول مٹول بچہ۔ اور اس کے پیچھے دیکھا کہ ایک خاصی لمبی قطار اسی عمر کے ننھے منھے بچوں کی۔ کتنا بڑا کارنامہ کہ اتنی چھوٹی عمر اور اتنے ڈھیر سارے نمبر۔ ہر ایک نے سو فیصد لئے تھے۔ میرا دل بلیوں اچھلا اور لبوں پہ دعائیں مچلنے لگیں۔ کتنا کامیاب تھا یہ سمر سکول اور کتنا شاندار نتیجہ کہ سب سمر سکول اس کو حسرت سے دیکھیں نتیجہ اتنا حیران کن کہ منتظمین بھی ایک لحاظ سے پریشان۔ وہ تو توقع کر رہے تھے کہ ایک نہیں تو دو بچے سو فی صد نمبر لے جائیں گے۔ ان کے لئے دو خوبصورت سی سائیکلیں منتظر تھیں مگر اب تو ان کے 94 دعویدار نکل آئے۔ بہرحال یہ منتظمین کا مسئلہ تھا۔ اور انہوں نے نپٹا لیا۔

میرے ذہن میں سوال یہ ابھرا اور شاید قارئین کی بھی یہی سوچ ہو، کہ ایسا کیونکر ممکن ہو سکا میرے خیال میں اس شاندار کامیابی کی چار وجوہات ہو سکتی ہیں:۔

(1) پروگرام کا تفصیلی اور واضح ہونا۔ بچوں سے کیا توقعات ہیں؟ انہیں کیا کچھ کرنا ہوگا؟ کب کرنا ہوگا؟ کیسے کرنا ہوگا؟

(2) کام کی صرف تفصیل ہی نہیں بلکہ اس کا Weightage بھی بچہ کو معلوم ہو یعنی اگر اس نے چاروں جمعہ کی نمازیں پڑھ لیں تو وہ 40 نمبر لے گیا۔ نماز پڑھی تو اتنے نمبر۔ آیات یاد کر لیں تو اتنے نمبر۔ والدین کو جلسہ تقسیم انعامات میں لے گیا تو اتنے نمبر کا اضافہ ہو گیا۔

(3) بچوں کے لئے Incentive رکھا گیا اس طرح صحت مند مقابلہ کا عنصر شامل ہوا یعنی آخری منزل تک پہنچ گئے تو ایک شاندار سائیکل منتظر پاؤ گے۔ ایسی ترغیب و تحریص عمل کو تیز تر کرتی ہے۔

(4) پروگرام کی خاص بات والدین اور بچوں کا اشتراک عمل تھا۔ والدین کو بھی بعض کاموں کے لئے مستعد ہونا تھا۔ یہ اس کا انوکھا بھی اور عمدہ پہلو تھا۔ انوکھی بات یہ کہ بچہ والدین کو مجبور کر رہا ہے کہ چلیں میرے ساتھ ورنہ میں اتنے نمبروں سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور جب والدین بھی تعلیمی تربیتی پروگرام کا اہم حصہ قرار دے دیئے جائیں تو بہتر کارکردگی کی توقع کی جا سکتی ہے۔

الحمدللہ یہ پروگرام کامیاب رہا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے شاید پہلی بار ایک اچھے سمر سکول کا مشاہدہ کیا۔ اس کامیابی پر منتظمین قابل صد مبارک ہیں۔

(یہ مضمون نہ کسی کی فرمائش پہ نہ کسی کی ستائش میں لکھا گیا۔ بلکہ یہ ایک انڈیپینڈنٹ جائزہ ہے)

ایک ارب ستارے اور سیارے ہیں۔ ایسی کروڑہا کہکشائیں اس کائنات میں موجود ہیں۔ اور ہر کہکشاں دوسری سے لاکھوں نوری سال کے فاصلہ پر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

فضیل عیاض احمد صاحب

قلعہ ڈیراور ۔ چولستان

پاکستان کے شمال میں کوہ قراقرم اور کوہ ہندو کش کے پہاڑی سلسلوں میں سربفلک چوٹیاں سر اٹھائے کھڑی ہیں۔ مشرق اور جنوب میں چولستان اور تھر کے وسیع صحرا ہیں۔ جن میں کہیں کہیں آبادیاں بھی ہیں۔

پنجاب کے ضلع بہاولنگر سے صوبہ سندھ تک ایک صحرائی پٹی پھیلی ہوئی ہے۔ جسے چولستان کہتے ہیں۔ مقامی زبان میں اسے روھی بھی کہا جاتا ہے۔

کبھی یہاں دریائے ہاکڑا گھاگھرا بہتا تھا۔ جس کے کناروں پر آبادیاں تھیں۔ پھر دریا نے اپنا رخ بدلا اور یہ علاقہ صحرا میں بدل گیا۔ اس صحرا کے کناروں پر اب بھی بستیاں آباد ہیں۔ لیکن یہ بے آباد صحرا نہیں۔ یہاں صحرا کے اندر بستیاں بھی موجود ہیں۔

چولستان پاکستان کے ساتھ سب سے پہلی الحاق کرنے والی ریاست بہاولپور کا حصہ تھا۔ جس پر نوابان عباسیہ نے طویل عرصہ حکمرانی کی۔ چولستان کی تاریخ بے حد قدیم ہے۔ اور اس کے آثار صحرا میں جگہ جگہ ملتے ہیں۔ بہت سے آثار میں صحرا میں تعمیر شدہ ایک قلعہ ڈیراور بھی ہے۔

احمد پور شرقیہ سے یزمان منڈی کو جانے والی سڑک پر چند کلومیٹر سفر کریں تو سڑک کے دائیں جانب ایک بورڈ پر ڈیراور لکھا ہے۔ یہ سڑک قلعے کو جاتی ہے۔

صحرا کے اندر پرانے صحرائی راستے پر اب ایک پختہ سڑک تعمیر ہو چکی ہے صحرا کے اندر بل کھاتی ٹیلوں اور صحرائی میدان کے درمیان سے گذرتی یہ سڑک جب ایک موڑ مڑتی ہے۔ تو اچانک سامنے سیاہ رنگ کی ایک پرہیبت عمارت آ جاتی ہے۔ جس کے قوس نما برج دور ہی سے نظر آنے لگتے ہیں۔

صحرا کے سینے پر سر اٹھائے کھڑی یہ سیاہی مائل عمارت قلعہ ڈیراور ہے۔ جو چولستانی تہذیب کی عظمت رفتہ کی داستان اپنے اندر لئے ہوئے ہے قلعہ ڈیراور قدیم ہندو طرز تعمیر کا حامل ہے۔ اور وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس قلعہ کی تعمیر بھاٹی قوم کے راجاؤں نے 757ھ میں کی۔ اور وہی اس پر قابض رہے۔ اس قلعے کو بہاولپور کے معروف عباسی حکمران نواب صادق محمد خان اول نے فتح کیا۔ اس پر راجہ راول آکھی سنگھ کا قبضہ تھا۔ اور اس کے نام پر یہ قلعہ ڈیرا راول کہلاتا تھا۔ بعد میں یہ قلعہ ڈیراور کے نام سے معروف ہو گیا۔

یہ قلعہ چالیس میناروں پر مشتمل تھا۔ جس میں سے کچھ کچی اینٹوں اور بعض پکی اینٹوں کے بنائے گئے تھے۔ نوابان بہاولپور کے قبضے میں آنے کے بعد اس کی تعمیر نو کی گئی ہے۔

عباسی حکمرانوں نے قلعہ ڈیراور کے گرد ایک نہایت بلند پختہ دیوار تعمیر کروائی اور اس کے برجوں پر پہرے کے لئے چوکیاں قائم کیں۔ یہ چار دیواری باریک اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ اور اب شکستہ حالت میں ہے۔ قلعہ ڈیراور عباسی فرمانرواؤں کا صدر مقام رہا ہے۔ قلعے کے ارد گرد آبادی اب بھی موجود ہے۔ اور قلعہ کے گیٹ کے ساتھ ہی ایک کچے بازار کے آثار نظر آتے ہیں۔ جہاں اب بھی ایک آدھ دکان باقی ہے۔

قلعے میں داخلے کا دروازہ کافی اونچا ہے۔ لکڑی کے ایک بہت بڑے شکستہ دروازے سے گذر کر قلعے کا دروازہ آتا ہے۔ جہاں ایک پہرے دار اب بھی موجود ہے۔ سر پر سرخ رومی ٹوپی اور اچکن میں ملبوس یہ پہریدار جس کی ٹوپی پر ریاست بہاولپور کا پیتل کا نشان لگا ہے۔ اس شکستہ عمارت میں کھڑا یہ بوڑھا شخص اس عمارت کا حصہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

داخلی دروازے سے اندر جا کر ایک اور دروازہ لگا ہوا ہے۔ جو قلعے کا اصل دروازہ ہے۔ اندر سے قلعہ بے حد شکستہ اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے قلعہ تین حصوں پر مشتمل تھا پہلے حصے میں فوجی چھاؤنی کی بیرکس جیل اور گودام بنائے گئے تھے۔

گودام کی عمارتیں اور فوجی بیرکس شکستہ ہو چکی ہیں۔ جیل کے طور پر استعمال ہونے والے کمرے چمگادڑوں کی آماجگاہ ہیں۔

قلعے کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔ جس کے پہلو میں دفاتر تھے۔ جہاں نواب صاحب کا عملہ کام کرتا تھا۔ دفاتر اور حرم سراء کے قریب ہی ایک تہہ خانہ ہے۔ جس تک رسائی ایک سرنگ کے ذریعہ ممکن تھی جس میں اوپر سے نیچے جانے کے لئے سیڑھیاں اور لوہے کی پٹڑی بچھی ہے۔ جس پر ایک ٹھیلا چلتا تھا تقریباً 100 فٹ کا فاصلہ یہاں کے نوابین ٹھیلے پر بیٹھ کر طے کرتے تھے۔

تہہ خانہ اندر سے کئی چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل ہے۔ یہ تہہ خانہ سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔ تہہ خانے میں روشنی اور ہوا کے لئے جھروکے بنائے گئے ہیں۔

قلعے کی فصیل تقریباً 6 فٹ چوڑی ہے۔ فصیل کے اوپر چڑھ کر دیکھیں تو سارے قلعے پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جا سکتی ہے۔ قلعہ کے چاروں طرف صحرا میں بکھری بکھری آبادیاں ہیں۔ جن کو پانی مہیا کرنے کے لئے مسجد کی شمالی سمت میں ایک تالاب بنایا گیا تھا۔ جس کا پیندا پیتل کا بنایا گیا تھا امتداد زمانہ سے اب اس کی تہہ پر مٹی پڑ چکی ہے۔ دوران جنگ اس تالاب کا پانی نکال دیا جاتا۔ فوجیں اور آبادی قلعہ بند ہو جاتی۔ قلعہ کی شرقی جانب عباسی خاندان کی تعمیر کردہ مسجد ہے تمام کی تمام سفید سنگ مرمر سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس مسجد کو نواب محمد بہاول خان سوم نے 1825ء میں تعمیر کرایا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر ہو بہو جامع مسجد دلی کی طرز پر ہے۔

دلی کی جامع مسجد سنگ سرخ سے بنی ہے۔ اور بہت بڑی ہے۔ قلعہ ڈیراور کے ساتھ جامع مسجد سنگ سفید سے بنی ہے۔ اور چھوٹی ہے۔ مسجد ایک ہال۔ صحن اور ڈیوڑھی پر مشتمل ہے۔ اس مسجد کے لئے سنگ مرمر برصغیر کے دور دراز علاقوں سے لایا گیا تھا اس مسجد کی اندرونی تعمیر متعدد محرابوں پر کی گئی ہے۔

مسجد کے ساتھ ہی ایک کنواں بنایا گیا ہے۔ جو آج بھی مقامی آبادی کے زیر استعمال ہے۔ مسجد سے کچھ ہی فاصلے پر عباسی خاندان کا قبرستان ہے۔ جس میں بیگمات اور عباسی خاندان کی قبریں ہیں۔ قلعے کے گرد بکھری آبادی میں ایک پرانے بازار کے آثار ملتے ہیں جس کی تمام تعمیر کچی اینٹوں سے ہوئی ہے۔ قلعے کی ابتدائی تعمیر کچی اینٹوں سے کی گئی ہے۔ پھر بعد میں اس پر بیرونی طرف سے پکی اینٹوں کی دیوار تعمیر کی گئی جو چھوٹی ٹائل کی بنائی گئی ہے۔ امتداد زمانہ سے یہ دیوار کئی جگہ سے گر چکی ہے۔

اس کے اندر سے قلعے کی اصل تعمیر ظاہر ہو گئی قلعہ چالیس مدوّر برجوں پر مشتمل ہے بیرونی طرف سے دیکھیں تو برجوں کے اوپری حصے میں مورچے بنائے گئے ہیں۔ پانی کے نکلنے کا راستہ اور چراغ رکھنے کی جگہ بنائی گئی ہے۔ صحرا کے سینے پر ایستادہ یہ قلعہ چولستان کی رزمیہ تاریخ کی کئی ان کہی داستانوں کو اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

کپاس کے کاشتکاروں کی توجہ کے لئے

کپاس کے لئے بوران کھاد کی اہمیت

پاکستان کی زرعی معیشت میں کپاس کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس کی برآمد سے نہ صرف قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے بلکہ اس فصل سے کپڑے اور گھی کی صنعتوں کے لئے خام مال بھی مہیا ہوتا ہے۔ کپاس کی فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار کا حصول ہماری معیشت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔

پودوں کے غذائی عناصر

پودوں کی نشوونما کے لئے 16 غذائی عناصر لازمی ہیں ان میں کاربن' ہائیڈروجن' آکسیجن' نائٹروجن' فاسفورس' پوٹاشیم' کیلشیم' میگنیشیم' سلفر' بوران' آئرن' کاپر' زنک' مولیبڈنیم' میگنیز' اور کلورین شامل ہیں۔

پاکستان میں متواتر کاشتکاری کی وجہ سے بیشتر علاقوں میں عناصر کبیرہ کے علاوہ چند ایک عناصر صغیرہ کی بھی کمی واقع ہو چکی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمیندار صرف نائٹروجن اور فاسفورس کی کھادیں استعمال کرتے ہیں اور پودوں کی خوراک کے دیگر اجزاء مثلاً عناصر صغیرہ کی فراہمی کا بندوبست نہیں کرتے۔

بوران کی اہمیت

بوران ایک عنصر صغیرہ (Micronutrient) گو کہ پودوں کے لئے عناصر صغیرہ بہت کم مقدار میں درکار ہوتے ہیں مگر ان کی اہمیت عناصر کبیرہ (نائٹروجن' فاسفورس وغیرہ) سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے لہٰذا فصلوں کی بہتر پیداوار کے لئے بوران سمیت تمام غذائی عناصر کا وافر اور متناسب مقدار میں میسر ہونا انتہائی ضروری ہے۔ کپاس کے علاقوں میں کئے گئے غذائی عناصر کے بارے میں حالیہ تجزیاتی جائزے اور بہت سارے فیلڈ تجربات سے اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ کپاس کی فی ایکڑ کم پیداوار کی ایک اہم وجہ بوران کی کمی ہے اور بوران کھاد کے استعمال سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

بوران کھاد کے فوائد

بوران کھاد کے استعمال سے پھول اور ٹینڈے کم گرتے ہیں اور ٹینڈے کا وزن بڑھ جاتا ہے جس سے کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ زمینداروں کے کھیتوں میں تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ بوران کی کھاد پر ایک روپیہ خرچ کرنے سے 5 سے 20 روپے تک منافع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات

کپاس کے جن علاقوں میں بوران کی کمی ہو چکی ہے وہاں اس کے تدارک کے لئے بوران کھاد فصل کی بوائی کے وقت یا بوائی کے بعد استعمال کرنے کی سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

فصل کی بوائی کے وقت

پون کلو گرام بوران کی فی ایکڑ مقدار کو نائٹروجن اور فاسفور والی کھادوں کے ہمراہ بذریعہ چھٹہ استعمال کریں۔ بوران کی مذکورہ بالا سفارش کردہ مقدار کے حصول کے لئے سات کلو گرام بوریکس (Borax) یا ساڑھے چار کلو گرام بورک ایسڈ (Boricacid) یا پونے چار کلو گرام سالوبور (Solubor) استعمال کریں۔

بوائی کے بعد

اگر بوائی کے وقت بوران کھاد استعمال نہ کر سکیں تو فصل کی بوائی کے 45' 60 اور 90 دن بعد تین مرتبہ بوران کے اعشاریہ ایک فیصد محلول کا اسپرے کریں۔ اعشاریہ ایک فیصد محلول تیار کرنے کے لئے ایک کلو گرام بوریکس یا پون کلو گرام بورک ایسڈ یا آدھا کلو گرام سالوبور کو 100 لٹر پانی میں حل کریں۔ بوران کھاد کیڑے مار دوائی میں ملائی جا سکتی ہے۔

(نوائے وقت 4۔ جون 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سرحد پار واضح پیغام دینے کا وقت

بھارت کی حکمران بی جے پی نے اپنے سالانہ کنونشن میں منظور کردہ قرارداد میں کہا ہے کہ سرحد پار مقبوضہ کشمیر کے دہشت گردوں کی رعایت کرنے والوں پر واضح الفاظ میں یہ پیغام دینے کا وقت آگیا ہے کہ ہر بھارتی کی زندگی انتہائی قیمتی ہے۔ اور ہر حالت میں اس کی حفاظت کی جائے گی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ حریت پسندوں کی امداد جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مقبوضہ کشمیر میں ہندوؤں کے قتل کے تسلسل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی قیادت کا رویہ زیادہ جارحانہ ہے۔

اب کارگل محفوظ ہے

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ کارگل کے ساتھ ساتھ سخت حفاظتی انتظامات کرلئے گئے ہیں کارگل کا اب ہر حصہ محفوظ ہے۔ مزید دفاعی اقدامات کریں گے۔

جنگ بندی میں سی آئی اے کا کردار

ایک غیر ملکی جریدے جینز ویکلی نے لکھا ہے کہ کشمیر کی جنگ بندی میں سی آئی اے کا کردار تھا۔ امریکہ خفیہ ایجنسی وادی میں پس پردہ اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ "را" کے اندازے غلط ثابت ہو رہے ہیں۔

16 روسی ٹھکانوں پر حملے

چیچن جانبازوں نے 16 روسی ٹھکانوں پر حملے کر کے 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔ چیچنیا کے روس نواز ایڈمنسٹریٹر کی رہائش گاہ کے قریب دھماکہ خیز ڈیوائس کو ناکارہ بنا دیا گیا۔ فوج کی جانبازوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ حملے کمانڈر عیسیٰ منایوف کی قیادت میں کئے گئے۔ روسی ملٹری ذرائع نے پھر ادھورا سا اعتراف کیا ہے کہ یکے بعد دیگر حملے کئے مگر دو فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔ روسی ملٹری نیوز ایجنسی نے رپورٹ دی ہے کہ فوج لڑاکا طیاروں کے ذریعے جانبازوں کے خلاف کارروائیاں کرتی رہی۔

چین کی ایک بچہ پالیسی پر تنقید

برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے چین کی سرکاری ایک بچہ پالیسی پر سخت تنقید کی ہے اور بتایا ہے کہ چینی حکام ایک سے زائد بچوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ وہاں میں بچے کو فیملی پلانرز نے دھان کی فصل میں پانی کے اندر پھینک کر مار ڈالا۔ اسی علاقے میں پلانرز نے ایک بچہ کا سر دیوار میں مار کر اسے ہلاک کر دیا۔

القدس کمیٹی کا اجلاس طلب کرلیا گیا

فلسطین کے صدر یاسر عرفات کی درخواست پر القدس کمیٹی کا اجلاس طلب کرلیا گیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم ایہود بارک صلاح مشورے کے لئے ترکی کے دارالحکومت انقرہ پہنچ گئے۔ القدس کمیٹی کے شرکاء بیت المقدس کے بارے میں فلسطینیوں کے موقف کی بھرپور حمایت کریں گے۔ فلسطینی رہنما عرب وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے مراکش پہنچ گئے۔

ملائیشیا میں جعلی لائسنس

ملائیشیا کے وزیر عبداللہ نے کہا ہے ملک میں ٹریفک حادثات کی بڑی وجہ جعلی ٹریفک لائسنسوں کی فروخت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ انٹی کرپشن نے جعلی ڈرائیونگ لائسنس فروخت کرنے والے 21 افراد کو گرفتار کرلئے۔

آچے میں باغیوں کے خلاف کارروائی

انڈونیشیا کے صوبے آچے میں پولیس اور باغیوں کے درمیان فائرنگ سے دو پناہ گزین مارے گئے لڑائی جنوب کے اس علاقے میں ہوئی جہاں پناہ گزینوں کے کیمپ ہیں۔ دو پولیس اہلکار بھی زخمی ہو گئے۔

باغیوں کے مطالبات پر غور

برطانوی وزارت دفاع کے حکام نے کہا ہے کہ وہ سیرالیون کے باغیوں کے مطالبات کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں۔ ان باغیوں نے برطانیہ کے گیارہ فوجیوں کو حراست میں لے رکھا ہے۔ ان باغیوں نے کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

سوڈان کا امریکہ پر الزام

سوڈان نے امریکہ پر تنقید کی ہے کہ امریکہ خانہ جنگی کو ہوا دے رہا ہے۔ واشنگٹن کی انتظامیہ عسکریت پسندوں کی فوجی اور سیاسی مدد کر کے ان کی طرفداری کر رہی ہے۔

خاتمی کے حامی اور مخالفین میں جھڑپیں

ایران کے شہر خرم آباد میں صدر خاتمی کے حامیوں اور مخالفین میں جھڑپوں سے پولیس اہلکاروں سمیت 40۔ افراد زخمی ہو گئے۔ 20۔ افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ فساد اس وقت شروع ہوا جب بنیاد پرستوں نے اعتدال پسندوں کو طلباء کے اجتماع سے خطاب کرنے سے روکا۔ اس دوران عمارتوں اور پولیس گاڑیوں پر حملے ہوئے اور آگ لگا دی گئی۔ تہران میں گزشتہ روز فوجی بیرک پر 5 مارٹر شیل فائر کئے گئے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کیا حضور ایدہ اللہ کو دعائیہ خط آپ نے اس ماہ لکھا؟

اطلاعات و اعلانات

محترمہ لبنیٰ ربانی صاحبہ وفات پاگئیں

○ محترمہ لبنیٰ ربانی صاحبہ اہلیہ محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس مختصر علالت کے بعد مورخہ 2000ء-8-17 پیرس میں انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ کی عمر 35 برس تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں مورخہ 24۔ اگست کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مورخہ 25۔ اگست بروز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ نے فرانس میں دعوت الی اللہ کی خاطر مثالی قربانیاں پیش کیں۔ سخاوت کی وجہ سے غرباء میں بے حد مقبول تھیں۔ تقویٰ شعار ہر دلعزیز اور بہت مہمان نواز تھیں۔ خدمت دین کے میدان میں اپنے شوہر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس کے شانہ بشانہ انتہائی اخلاص اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہر ارشاد پر بدل و جان عمل کرنے کی کوشش کرتیں۔

مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹیاں عزیز حلیمہ ربانی 11 سال اور ندا ربانی عمر 5 سال چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے

مرحومہ محترم خالد پرویز شیخ صاحب آف لاہور کی صاحبزادی اور محترم بشارت ربانی صاحب مرحوم آف گجرات کی بہو تھیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی بچیوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان داخلہ

○ Baqai Mcdical University نے ایم بی بی ایس 'بی ڈی ایس 'بی فارمیسی 'ایم بی اے' بی بی اے اور بی ایس سی نرسنگ میں داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 28۔ ستمبر 2000ء ہے۔ انٹرنس ٹیسٹ یکم اکتوبر 2000ء کو ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ محترم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب محلہ باب الابواب ربوہ کی والدہ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب مرحوم اور ان کی خالہ جان محترمہ بیوہ کیپٹن (ر) ڈاکٹر چوہدری محمد سعید صاحب مرحوم قریباً سات ماہ سے مختلف عوارضات کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم غلام احمد سرور سیکرٹری مال جماعت نصیر آباد سلطان ربوہ کا بیٹا وقاص احمد جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بیمار ہے۔ اس کے کولہے کے جوڑ میں انفیکشن ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ظفر اسلام صاحب اکاؤنٹنٹ نظارت تعلیم کے بیٹے دانش اسلام عمر 8 سال کو دونوں گردوں میں انفیکشن ہے۔ اور پیشاب میں خون آرہا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اسی مرض کی وجہ سے ایک ماہ میں دوسری دفعہ ہسپتال میں داخل کروانا پڑا ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ مریم بتول صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد دین صاحب مرحوم مربی سلسلہ گردے میں پتھری کے باعث بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا نسیم احمد صاحب حال جرمنی کی اہلیہ محترمہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید شبیر احمد صاحب ناصر کریم نگر فیصل آباد کی اہلیہ صاحبہ جو کہ اپنے حلقہ کی لجنہ کی سیکرٹری اصلاح و ارشاد ہیں چند روز قبل گھر کی بالائی سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے دونوں پاؤں کی ہڈیوں میں فریکچر ہوگیا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد خان صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کو پہلے بیٹے "بصیرت محمود" کے بعد 31۔ مارچ 2000ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "عروشہ نور" تجویز ہوا۔ بچی مکرم عبدالقدیر خان صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ کی "پوتی" اور چوہدری ناصر احمد صاحب صدر حلقہ گلشن پارک مغلپورہ لاہور کی نواسی ہے۔ احباب سے دونوں بچوں کے نیک اور خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 29۔اگست۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 سنٹی گریڈ
بدھ 30۔اگست غروب آفتاب۔ 6-38
جمعرات 31۔اگست طلوع فجر۔ 4-16
جمعرات 31۔اگست طلوع آفتاب 5-41

نواز شریف غصے سے پاگل ہو گئے تھے

پنجاب حکومت نے سندھ ہائی کورٹ میں بیان دے کر اعتراف کیا ہے کہ نواز شریف اور شہباز شریف کو اٹک سے کراچی منتقل کرتے وقت ہتھکڑیاں لگائی گئی تھیں۔ حکومت نے کہا ہے نواز شریف غصے سے پاگل ہو گئے تھے۔ ان کی دماغی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ ان کا رویہ جارحانہ اور اشتعال انگیز تھا۔ جہاز اور مسافروں کے تحفظ کو خطرہ تھا۔ ہتھکڑیاں لگانے کا اقدام کسی متوقع مہلک حادثہ سے بچنے کے لئے کیا گیا تھا۔ ملزموں کو اٹک سے کراچی منتقل کرتے وقت خصوصاً نواز شریف پر ہسٹیریائی کیفیت طاری تھی اس لئے دیگر قیدیوں، جہاز اور عملے کی حفاظت کے لئے انہیں سیٹ کے ساتھ باندھنا پڑا قانون کی حدود میں رہتے ہوئے کارروائی کی گئی۔ یہ رپورٹ ہوم سیکرٹری پنجاب نے بھجوائی جو سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل نے سندھ ہائی کورٹ میں پڑھ کر سنائی۔

جواب ادھورا ہے

پنجاب حکومت نے جو جواب داخل کیا اس کے بارے میں عدالت نے دریافت کیا کہ ملزموں کو زنجیروں سے کیوں باندھا گیا؟ راجہ قریشی نے جواب دیا کہ ایک ہفتے تک بتاؤں گا۔ نواز شریف کے وکیل عزیز اللہ شیخ نے کہا کہ جواب ادھورا ہے ذمہ داروں اور افسروں کے نام نہیں بتائے گئے جنہوں نے ہتھکڑیاں لگائیں اور یہ بھی نہیں بتایا کہ انہیں ایک ساتھ زنجیروں سے باندھا گیا۔ سندھ ہائی کورٹ نے ایڈووکیٹ جنرل سندھ کو ہدایت کی کہ ہتھکڑیاں اور زنجیریں لگانے والے فوج اور ایجنسیوں کے اہلکاروں کے نام ایک ہفتے میں پیش کریں۔

حریت کانفرنس جنگ بندی کی اپیل کرے گی

کشمیر میں جاری جنگ کے بارے میں کشمیری جماعتوں کی مشترکہ تنظیم حریت کانفرنس جنگ بندی کی اپیل کرے گی۔ حزب المجاہدین کے عبدالمجید ڈار اور سید صلاح الدین جنگ بندی کی حمایت کا اعلان کریں گے۔ سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ میں یاسر عرفات کا کردار ادا نہیں کروں گا۔ جماعت اسلامی حزب المجاہدین کے ایک دھڑے کی حمایت اور دوسرے کی مخالفت کرنے کی پالیسی نہ اپنائے۔

بھارت سے چینی نہیں منگوائیں گے

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ بھارت سے چینی نہیں منگوائیں گے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف ایکشن ہو گا۔ تھائی لینڈ سمیت کئی ممالک سے چینی مل سکتی ہے۔ درآمدی چینی اگلے ہفتے بازاروں میں فروخت ہوگی۔

طیارہ کیس میں دلائل

طیارہ کیس میں دلائل دیتے ہوئے سندھ ہائی کورٹ کے روبرو نواز شریف کے وکیل عزیز اللہ شیخ نے کہا کہ طیارہ نواز شریف نے نہیں روکا تھا۔ بغاوت کامیاب ہو گئی تو طیارہ پانچ منٹ میں اتر گیا۔ استغاثہ کے آدھے الزامات ٹرائل کورٹ نے ختم کر دیئے۔ جنہیں چیلنج نہیں کیا گیا۔ پورے مقدمے میں جنرل مشرف کو ریٹائر کرنے کی حقیقت چھپائی گئی نواز شریف نے فوجی دستوں کی نقل و حرکت اور بغاوت کی اطلاع ملنے پر انہیں ہٹایا۔ طیارہ فوجی اڈے پر کیوں نہ اتارا گیا۔ پہلے بھی تین فوجی سربراہ نواز شریف نے ہٹائے۔ کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ یہ مقدمہ اقتدار کی کشمکش کا حصہ ہے۔ چند جرنیلوں نے سازش کی تھی کہ اگر نواز شریف جنرل مشرف کو ریٹائر کردیں تو انہیں ہٹا دیا جائے۔ جہاز میں ایندھن کم تھا وہ ایک گھنٹہ کیسے اڑتا رہا۔

نواز شریف کی صدارت برقرار ہے

مسلم لیگ کی رابطہ کمیٹی کے کنوینر راجہ ظفرالحق نے کہا ہے کہ نواز شریف کی صدارت برقرار ہے اس پر کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں۔ سیاسی جماعتوں کے متعلق قانون قبول نہیں۔ اسے چیلنج کریں گے۔ حکومت نے جو کرنا تھا کر دیا۔ اس نے ایکشن لیا تب بھی موقف نہیں بدلیں گے۔ ریڈیو تہران کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ کلثوم نواز کو پارٹی کی صدارت دینے کی بات محض افواہ ہے۔ دیگر رہنماؤں سے کہا ہے کہ وہ اس پر بیان نہ دیں۔

نواز شریف اور مسئلہ کشمیر کا حل

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ نواز شریف مسئلہ کشمیر کے حل کے قریب پہنچ گئے تھے۔ فوجی حکومت آنے سے اس اہم مسئلے کو دھچکا لگا اور اسے پس پشت ڈال دیا گیا۔ انہوں نے مسلم کانفرنس کے عشائیے سے مظفر آباد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمہوری ادوار میں ملکی سرحدیں کبھی عدم تحفظ کا شکار نہیں ہوئیں۔

سرگودھا میں جلوس نہ نکلنے دیا گیا

بحالی جمہوریت اور نواز شریف کی رہائی کے لئے بیگم اسلم کھیلا کی قیادت میں مسلم لیگی خواتین کا جلوس جو کھیلا ہاؤس سے شاہین چوک تک نکالا جانا تھا پولیس نے ناکام بنا دیا۔ بعد ازاں طیبہ ایڈووکیٹ روپ بدل کر چند خواتین کے ساتھ شاہین چوک پہنچیں۔ پولیس نے انہیں وہاں سے اٹھا لیا۔

آٹے کی قیمت میں پھر اضافہ

آٹے کا تھیلا مزید 4 روپے مہنگا ہو گیا اب تھیلا 180 روپے کا مل رہا ہے۔ چند روز میں قیمت 188 روپے تک پہنچنے کا امکان ہے۔ رواں ہفتے میں یہ دوسرا اضافہ ہے۔ چند روز قبل تھیلے کی قیمت 168 روپے تھی۔

سرحدی علاقوں میں تعلیمی ادارے بند

بھارتی گولہ باری سے ہونے والی شہادتوں کے پیش نظر آزاد کشمیر کے سرحدی علاقے میں تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ سکولوں اور کالجوں کے سربراہوں کو صورت حال کے مطابق ادارے کھولنے اور بند کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

عہدے کی پیشکش پراپیگنڈہ ہے

میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ اہم عہدے کی پیشکش ماضی میں ہوتی رہیں۔ اب پراپیگنڈہ ہے۔ انہوں نے چوہدری شجاعت کے الزامات پر کہا کہ یقین نہیں آتا انہوں نے کہا کہ راجہ ظفرالحق اور پارٹی نے کافی کچھ کہہ دیا ہے مجھے ضرورت نہیں۔

پی ڈی اے بنانے پر غور

عمران، قادری، اجمل خٹک، جتوئی، بگٹی، کیبرو اسٹی اور مینگل مل جل کر جی ڈی اے کے مقابل میں پی ڈی اے یعنی پیپلز ڈیمو کریٹک الائنس بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

مریم میڈیکل سنٹر
زچہ وبچہ کی سہولت
بے اولاد عورتوں کی مکمل علاج گاہ
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
یادگار چوک ربوہ۔ فون 213944

85 روزمرہ اور پرانی امراض میں فوری آرام کیلئے

فوری اثر کیوریٹو کیپسولز

ALLERGY CAPS	الرجی کیپسولز	Rs.20/-	ہر قسم کی الرجی کیلئے
ASTHMA CAPS	دمہ کیپسولز	Rs.20/-	دمہ سانس کی تنگی کیلئے
BACKACHE CAPS	کمر درد کیپسولز	Rs.20/-	کمر درد، پیٹھ اور گردن کی درد کیلئے
COLD CAPS	زکام کیپسولز	Rs.20/-	زکام، چھینکیں ناک سے مواد آنے کیلئے
COLIC CAPS	پیٹ درد کیپسولز	Rs.20/-	پیٹ درد گردہ، جگر کے درد کیلئے
DYSENTRY CAPS	پیچش کیپسولز	Rs.20/-	پیچش مروڑ پاخانہ میں آؤں یا خون آنا
EPISTAXIS CAPS	نکسیر کیپسولز	Rs.20/-	نکسیر، ناک سے خون پھوٹنا
FLATULENCE CAPS	گیس کیپسولز	Rs.20/-	پیٹ میں گیس، ریح، ہوا بکثرت ہونا
HEADACHE CAPS	سردرد کیپسولز	Rs.20/-	سر درد، دورہ دار یا آدھے سر کے درد کیلئے
HEART PAIN CAPS	درد دل کیپسولز	Rs.20/-	انجائنا، درد دل، ٹیسیں اٹھنا

ادویات اور لٹریچر : ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست کمپنی کے نام خط لکھ کر طلب فرمائیں

سٹاکسٹس : ☆ کیوریٹو ہومیو سٹور 14 علامہ اقبال روڈ نزد بوہڑ والا چوک لاہور فون 6372867 ☆ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فیصل آباد 647434

☆ ملتان ہومیو سٹور گھنٹہ گھر ملتان فون 513805 ☆ کیوریٹو ہومیو سٹور اینڈ کلینک سکندر پورہ بازار پشاور فون PP220014

☆ جرمن ہومیو سٹور بوہڑ بازار راولپنڈی فون 558442 ☆ صابر ہومیو فارمیسی توغی روڈ کوئٹہ فون 825736

☆ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ کراچی فون 5661498 ☆ عادل ہومیو سٹور سبزی منڈی حالی روڈ حیدر آباد فون 880854

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز آفس 211283 فیکس 212299 (92-4524)